پانی ایک قیمتی نعمت اور سرچشمۂ حیات ہے اس کی قدر کیجیے اور احتیاط سے استعمال کیجیے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَمَّ خَلْقَهُ بِفَضْلِهِ، وَأَسْبَغَ عَلَيْهِمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَرَزَقَهُمُ الْمَاءَ مِنْ وَاسِعِ كَرَمِهِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ* الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ﴾(1).

برادرانِ اِیمان، میرے عزیز ساتھیو! ہمارا آج کا خطبہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت کے بارے میں ہے، وہ ایسی نعمت ہے جو آج ہم سب کی دسترس میں ہے، بلکہ وافر مقدار میں ہر کسی کو میسر ہے، اور ہم اس کے استعمال کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ بسا اوقات اس کی ناقدری کر بیٹھتے ہیں، جبکہ ہمارے آباء واَجداد اس نعمت کے حصول کے لیے دُور دراز کے سفر کیا کرتے تھے، اُسے پانے کیلئے انتہائی مشقت اٹھایا کرتے تھے، جی ہاں میرے بھائیو، وہ عظیم نعمت پانی کی نعمت ہے، جو قدرتِ اِلٰہی کی ایک عظیم اور کھلی نشانی ہے، رب کریم کا ارشاد ہے: ﴿أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ* أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ﴾(2)، اچھا یہ بتاؤ کہ یہ پانی جو تم پیتے ہو، کیا اسے بادلوں سے تم نے اتارا ہے، یا اتارنے والے ہم ہیں؟، تو میرے بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں ذرا غور فرمائیے کہ کیسے اللہ رب العزت نے اپنی عظمتِ شان کو بیان فرمایا، اور آسمانوں سے بارش برسانے میں اپنی یکتائی اور وحدانیت کا اعلان فرمایا، اور بھلا کیوں کر اس نعمتِ ربانی کی عظمت کا بیان نہ ہو، اور کیوں کر قدرتِ الٰہی

کے اس عظیم شاہکار کا ذکرِ خیر نہ ہو، جبکہ پانی ہی کو اللہ رب العزت نے ہماری زندگی کے قِوام اور بقاء کا ذریعہ بنایا ہے، کیا آپ نے رب تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا؟:﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ﴾[3]، اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز پیدا کی ہے، لہٰذا اگر آپ غور فرمائیں تو اس کرۂ ارض پر زندگی کا ہر پہلو آپکو پانی کے ساتھ جڑا نظر آئے گا، چنانچہ پانی ہی سے ہم اپنی پیاس بجھاتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ﴾[4] اور وہ ہوائیں جو بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں، ہم نے بھیجی ہیں، پھر آسمان سے پانی ہم نے اتارا ہے، پھر اس سے تمہیں سیراب ہم نے کیا ہے، اور تمہارے بس میں یہ نہیں ہے کہ تم اس کو ذخیرہ کر کے رکھ سکو، اسی طرح رب تعالیٰ کی عبادت کے لیے ہم پانی ہی سے طہارت حاصل کرتے ہیں، اور اپنے مویشیوں اور چوپایوں کو پانی ہی سے سیراب کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا * لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا﴾[5]، اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے ہوائیں بھیجیں جو (بارش کی) خوشخبری لے کر آتی ہیں، اور ہم نے ہی آسمان سے پاک وصاف پانی اتارا ہے، تاکہ ہم اس کے ذریعے مردہ زمین کو زندگی بخشیں، اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے مویشیوں اور انسانوں کو اس سے سیراب کریں"، علاوہ ازیں پانی ہی وہ بے مثال نعمت ہے جس سے زمینیں ہری بھری اور سرسبز و شاداب ہوتی ہیں، ارشاد رب قدیر ہے:﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً﴾[6]، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا، جس سے زمین سرسبز ہوجاتی

ہے؟"، پانی ہی سے درخت تَن آور ہوتے ہیں، اور اَناج اور پھلوں کے خوشے نمودار ہوکر لہلہانے لگتے ہیں اور بڑا حَسین منظر پیش کرنے لگتے ہیں، ارشادِ ربانی ہے:﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ﴾[7] ہم نے آسمان سے برکتوں والا پانی اتارا، پھر اس کے ذریعے باغات اور وہ اناج کے دانے اُگائے جن کی کَٹائی ہوتی ہے، چنانچہ یہ پھل، اَناج اور غلہ انسان کی بھی غذا بنتے ہیں، اور چرند پرند اور دیگر حیوانات کی بھی خوراک بنتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا﴾[8]؛ وہی ہے جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا اور تمہارے لیے آسمان سے رزق اتارتا ہے، اسی لیے جب بارشیں برستی ہے تو ہر دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے، اور اگر آسمان روٹھ جائے تو فصلوں کے ساتھ ساتھ دل بھی مرجھا جاتے ہیں:﴿فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ * وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ * فَانْظُرْ إِلَى آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾[9]، چنانچہ جب وہ اپنے بندوں میں سے جن کو چاہتا ہے بارش پہنچاتا ہے تو وہ اچانک خوشی منانے لگتے ہیں، حالانکہ اس سے پہلے جب تک ان پر بارش نہیں برسائی گئی تھی وہ ناامید ہو رہے تھے، اب ذرا اللہ کی رحمت کے اثرات دیکھو کہ وہ زمین کو اس کے مُردہ ہونے کے بعد کس طرح زندگی بخشتا ہے! حقیقت یہ ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے، اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے".

تو میرے بھائیو! رب تعالیٰ کی اس عظیم عطا پر شکر بجالائیے، رب العالمین کے حضور اس کی حمد و ثناء پیش کیجیے، اور اس اَمرِ ربانی کی تعمیل کیجیے: ﴿وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾(10). اور اللہ کا شکر ادا کرو، اگر واقعی تم صرف اسی کی بندگی کرتے ہو۔

اللہ کے نیک بندو! پانی ایک عظیم نعمت ہے، اور اس پر شکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہم پانی کی قدر اور اہمیت پہچانیں، اللہ تعالیٰ کے اس عظیم فضل و کرم کا شعور و احساس اپنے اندر پیدا کریں، لہٰذا پانی کو درست اور مناسب طریقے سے استعمال کریں، اُس میں اِسراف اور بے جا بہاؤ سے بچیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾(11) اور فضول خرچی نہ کرو، یادرکھو وہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا، چنانچہ پانی کا ہر ایک قطرہ، ہر ایک بوند جو بلا ضرورت بہادی جائے، وہ دراصل اللہ کی اس عظیم نعمت کی ناقدری ہے، جس تک رسائی اس نے ہمارے لیے آسان فرمائی ہے، اور اس فضل و کرم کی ناشکری ہے جو اس نے ہمارے ہاتھوں میں امانت رکھا ہے، لہٰذا پانی کے ضیاع سے بچنا چاہیے اور یہ سوچنا چاہیے کہ جو شخص کسی دشت و صحراء کا مسافر ہو، وہ پانی کی ایک ایک بوند کے لیے کتنا تڑپتا ہے، پانی کی تلاش میں کیسے حیراں و سرگرداں گھومتا ہے، یا اس شخص کے بارے میں سوچیں جو چٹانوں میں شگاف ڈال کر چُلّو بھر پانی ڈھونڈتا پھرتا ہے، اور رب تعالیٰ کے اس فرمان مبارک میں غور و فکر کریں: ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾(12) پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا (کہ ان کا کیا حق ادا کیا)، اس آیت کی تفسیر میں علماء فرماتے ہیں کہ پانی ان نعمتوں میں سے ہے کہ جن کے بارے میں روزِ قیامت سوال کیا جائے گا(13) اور اسی سے متعلق جنابِ نبیِ کریم ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی بھی آپ کی

ساعتوں سے گزرا ہوگا: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيَكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ»[14]، بلاشبہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جن نعمتوں کے بارے میں سؤال کیا جائے گا، (وہ یہ ہیں) اس سے کہا جائے گا: کیا میں نے تمہارے لیے تمہارے جسم کو تندرست اور ٹھیک ٹھاک نہ رکھا اور تمہیں ٹھنڈا پانی نہ پلاتا رہا؟.

میرے بھائیو! نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ میں غور و فکر فرمائیں تو یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کس قدر کفایت شعاری سے پانی استعمال فرمایا کرتے تھے، چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ[15]، نبی کریم ﷺ ایک مُد پانی سے وضو فرمالیا کرتے تھے، اور ایک صاع سے لے کر پانچ مُدوں تک پانی سے غسل فرمالیا کرتے تھے، اور ایک مُد کی مقدار دو متوسط حجم کے ہاتھوں کے برابر پانی ہے، جو تقریبًا آدھے لیٹر کے برابر بنتا ہے، تو ذرا سوچیے کہ جب عبادت کے لیے طہارت حاصل کرنے میں آپ علیہ السلام کی اس درجہ کفایت شعاری اور میانہ روی تھی، تو ان اُمور میں آپ علیہ السلام کی کفایت شعاری اور احتیاط کا کیا عالم ہوگا جو عبادت کے علاوہ ہیں؟ لہذا ہر حال میں نبی کریم ﷺ کی پیروی کیجیے، اور پانی کے استعمال میں کفایت شعاری اور میانہ روی اختیار کیجیے، کیونکہ یہ ایسی نعمت ہے جسے حُسنِ تدبیر اور حُسنِ استعمال کے ساتھ استعمال کیا جائے تو ہی یہ نعمت دیرپا اور طویل عرصے تک محفوظ رہ سکتی ہے، اور اس معاملے میں آپ خود بچوں کے لیے عملی نمونہ بنیے، اور رب کریم کے اس فرمان مبارک پر عمل کیجیے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[16].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.أَمَّا بَعْدُ:

میرے ایمانی بھائیو! پانی کی قدر کرنے والو! پانی ایسی عظیم نعمت ہے جس پر شکر گزاری ہمارا فریضہ ہے، یہ ایسی امانت ہے جس کی حفاظت ہمارا ذمہ ہے، پانی ہی سے ہمارے بچوں اور آنے والی نسلوں کا تابناک مستقبل وابستہ ہے جس کی نگہبانی ہم پہ ضروری ہے، چنانچہ اسی قومی و معاشرتی شعور واحساس کے پیشِ نظر عزت مآب صدرِ امارات الشیخ محمد بن زاید حفظہ اللہ کی خصوصی ہدایات پر ایک بیداری مہم کا آغاز کیا گیا ہے، جس کا مقصد قِلتِ آب سے متعلق درپیش چیلنجز کا شعور اجاگر کرنا ہے، اور اُس سے نمٹنے کے لیے موثر اور تیز ترین حل تلاش کرنا ہے، اور عالمی سطح پر ذخیرۂ آب کے استحکام کے لیے وسیع اور انقلابی اقدامات اَنجام دینا ہے، اس بیداری پروگرام کا نام «رُوَّادُ الْمِيَاهِ» رکھا گیا ہے، جس کا ہدف ایسے اماراتی نوجوان تیار کرنا ہے، جو اپنے علم و تجربے کو اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے جوڑیں، جو علم و عمل کا گہوارہ ہوں، اپنے اَفکار کی تیزی سے ایجادات کرنے والے ہوں، تاکہ مستقبل میں قلت آب کے خطرات سے مستقل طور پر نمٹا جا سکے، اور اس کے لیے مفید و کار آمد حل پیش کیے جا سکیں، اور ایسے مستقبل کی راہ اپنائی جا سکے جو زیادہ خوش و خرم اور زیادہ ترقی یافتہ ہو، چنانچہ اسی پروگرام کے توسط سے عالمی شراکت داریاں وجود میں آئی ہیں، جس سے دنیا بھر کے زِیرک اور تجربہ کار افراد کے مشترکہ تعاون کا دائرہ کار وسیع تر ہو گیا ہے، جن کی کاوشوں سے ایسی ایجادات متوقع ہیں جو قلتِ آب کے مسائل کو مستقل بنیادوں پر حل کریں، اور انسانیت برابر ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن رہے، اور یہی مطلب ہے زمین کی آباد کاری کا جس کا اللہ رب العزت نے ہمیں مکلف فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ

الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا﴾[17] اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں تمہیں آباد کیا، اس لیے ہر وہ علم جو اپنے نور سے ہدایت کے چراغ روشن کرے، ہر وہ اختراع و ایجاد جو ملک و قوم کی خدمت کرے، اور تمام وہ صلاحیتیں جنہیں بروئے کار لایا جائے اور دن بدن ان میں اضافہ کیا جائے، یہ سب انسانی آبادکاری کی امانت میں اپنا بہترین حصہ ڈالنا ہے، اور وطن اور انسانیت کی پر خلوص خدمت اور ان سے سچی وفاداری کا اظہار ہے...فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَيْنَا نِعْمَةَ الْمَاءِ، وَالْأَمَانِ وَالرَّخَاءِ، وَبَارِكْ لَنَا فِي نِعَمِكَ، وَزِدْنَا مِنْ فَضْلِكَ، وَأَدِمْ عَلَيْنَا عَطَاءَكَ وَبِرَّكَ. وَأَعِنَّا عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا. اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيخ محمَّد بْن زَايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمُرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ،

وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(1)البقرة: 21-22.
(2) الواقعة: 68 – 69.
(3) الأنبياء: 30.
(4) الحجر: 22.
(5) الفرقان: 48-49.
(6) الحج: 63.
(7) ق: 9.
(8) غافر: 13.
(9) الروم: 48-50.
(10) البقرة: 172.
(11) الأنعام: 141.
(12) التكاثر: 8.
(13) تفسير الطبري: 585/24.
(14) الترمذي: 3358.
(15) متفق عليه.
(16) النساء: 59.
(17) هود: 61.